© rasailojaraid.com

مولانا عبدالشکور ترمذی ساہیوال ضلع سرگودھا

تلخیص و انتخاب از ترجمان السنۃ

مقامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قسط ۴

کتاب و سنت کی روشنی میں

ورائے خواہشاتِ نفس سے پاکیزگی اور خطرات کی اس عصمت کی وجہ سے وہ عالم کیلئے مجسم نمونہ عمل بنتے ہیں، اور وہ جو بھی کہہ دیتے ہیں سب خواہشاتِ نفس سے پاک اور جو کرتے ہیں وہ سب نیکی ہی نیکی ہوتی۔ اس لئے ان کی ہستی آنکھ بند کرکے اتباع کے قابل ہوتی ہے اور کسی کو ان پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہوتا، لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ، (ہر قوم کے لئے پیشوا نمونہ ہوتے ہیں۔) تمہارے لئے بہترین نمونہ خدا کا یہ رسول ہے۔"

احترامِ رسولؐ: اتباع کے ساتھ امت پر رسول کا احترام اتنا واجب ہوتا ہے کہ اس کے سامنے آگے بڑھ کر کوئی بات کہنا ممنوع ہوتا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ۔ اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اس کے سامنے اونچی آواز سے بولنا اس کو عام انسانوں کی طرح آوازیں دینا حبطِ عمل کا موجب ہو سکتا ہے، پڑھئے آیاتِ ذیل:

1. یاایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ — اے ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے۔ اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے ایک دوسرے کے سامنے تڑخ کر بولا کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

2. لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا — رسول کو آپس میں اس طرح مت پکارو جیسا ... کو پکارتے ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳- ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون۔ — جو لوگ آپ کو دیوار کے باہر سے پکارتے ہیں وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ رسولؐ کی آواز سے اپنی آواز اونچا کرنا جب عمل کو ضائع کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو ان کے احکام کے سامنے اپنی رائے کو مقدم کر دینا اعمال ضائع کیئے کیونکر تباہ کن نہ ہوگا۔

اطاعت رسول | رسولؐ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ارشاد ہے۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جو رسول کا کہنا مانے اس نے خدا ہی کا کہنا مانا ـــــ آیات بالا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واقعی حیثیت کا علم ہوتا ہے کہ وہ ہمہ وقت مطاع اور لازم الاتباع ہے۔ اور اس کی اطاعت خدا تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے اس لیئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کا ذمہ لیا ہے کہ رسولؐ جو پڑھ کر سنائیں گے پھر اس کی جو مراد بیان کریں گے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی، جو کلمہ زبان سے نکالیں گے وہ خواہشات نفس سے قطعاً پاک ہوگا۔ قرآن میں جو راستے دیں گے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہوگی یہاں تک کہ ان کے دل میں جو خطرات بھی گذریں گے وہ بھی قدرت کی حفاظت کے نیچے رہیں گے۔

اس کے بعد یہ حق کس کو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ رسول کے کلام میں اپنی جانب سے یہ تفریق پیدا کر دے کہ جو اس نے قرآن کہہ کر سنایا ہے وہ تو واجب الاطاعت ہے۔ لیکن جو اس نے اس کی مراد بتلائی یا اس نے خود فرمایا وہ واجب الاطاعت نہیں بلکہ اس کو شرعی کوئی حیثیت بھی حاصل نہیں۔

رسول بذات خود ایک شرعی منصب ہے، وہ آتے ہی اس لیئے ہیں کہ دنیا کو ہدایت اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہ دکھلائیں؛ اس لیے اس بارہ میں وہ جو کہتے ہیں وہ سب رب العزت کی رسالت کی حیثیت سے کہتے ہیں، جو پہنچاتے ہیں وہ خدا ہی کا حکم ہوتا ہے۔ اگر قرآن کریم پہنچانا رسالت میں داخل ہے تو اس کی مراد بیان کرنا اس کی تفصیلات سمجھانا، یا دین کے بارہ میں اپنی ہی جانب سے قرآنی آیات کے ماتحت کچھ اور احکام صادر کرنا رسالت کا جزء کیوں نہیں۔

منکرین حدیث کے عقیدہ پر تبصرہ | قرآن کریم کی کسی ایک آیت میں بھی اس طرف کوئی معمولی سا بھی اشارہ نہیں ملتا کہ رسول کی یہ تمام صفات قرآن کے ساتھ خاص ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ دین کے معاملہ میں قرآن کے علاوہ کچھ [illegible] ان کی اطاعت نہیں کی جاتی اور اس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خواہش نفس کا دخل ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں رہتی (العیاذ باللہ)

اب ایک طرف آپ ان آیات قرآنیہ کو پڑھئے، دوسری طرف منکرین حدیث کا یہ مذکورہ عقیدہ دیکھئے کہ صرف قرآن سنا کر رسالت کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کے اعتقاد پر قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھ لینے کے بعد اب وہ اور ہم (نعوذ باللہ) برابر ہیں جیسا وہ قرآن سمجھتے ہیں ہم بھی سمجھ لیتے ہیں، دین کے معاملات میں ان کی رائے کا وزن وہی ہے جو ہماری رائے کا۔ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ رسول اپنی زندگی کے طویل و عریض عرصات میں بہت ہی مختصر لمحات کے لئے منصب رسالت پر مامور ہوتا ہے۔ بقیہ زندگی میں اس کی حیثیت پھر وہی ہو جاتی ہے جو عام انسانوں کی ہے۔ لیکن ان آیات سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ رسول کیلئے اتباع اور اطاعت کا حق اور اس کے یہ آداب و عظمتیں کسی وقت کے ساتھ خاص ہیں بلکہ اس کا جو احترام تبلیغ قرآن کے وقت واجب ہے وہی تدبیر جہاد اور فصل خصومات اور امامت کے دوسرے نظم و نسق کے وقت واجب ہوتا ہے۔ پس جب اس کا احترام ہر وقت واجب ہے تو یہی ماننا پڑے گا کہ وہ ہمہ وقت رسول ہے اور جب ہمہ وقت رسول ہے تو دین کے معاملہ میں اس کا جو حکم ہے وہ ہمہ وقت واجب الاطاعت ہے۔

قرآن کریم میں رسول کی اطاعت | رسول کی اطاعت مستقل حیثیت سے بھی واجب ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔	فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں حکم کے مالک ہوں۔ (یعنی حکام وغیرہ) پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اسے خدا اور رسول کے سامنے پیش کرو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین اطاعتیں واجب فرمائی ہیں، دو مستقل اور ایک غیر مستقل، اللہ اور رسول کی اطاعت تو مستقل واجب کی گئی ہے۔ اور اولوالامر کی تیسری اطاعت ان دونوں اطاعتوں کے ماتحت درج کر دی گئی ہے۔ اسی لئے پہلی دو اطاعتوں کے ساتھ لفظ اطیعوا (فرمانبرداری کرو) مکرر استعمال ہوا ہے اور تیسری اطاعت کے لئے جداگانہ امر نہیں فرمایا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی نظر میں رسول کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ایک مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اور یہیں سے واضح ہوتا ہے کہ اولوالامر کی اطاعت ان اطاعتوں کی طرح مستقل حیثیت نہیں

©rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی وجہ ہے کہ تاریخ سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے حکم کے بعد صحابہؓ نے کبھی آپ سے اس پر قرآن سے دلیل پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہو۔ اس کے برخلاف اماموں کو ہمیشہ اپنی اطاعت کے لئے قرآن وحدیث کے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض مرتبہ ان کو اپنے قول سے رجوع بھی کرنا پڑتا ہے۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآنی امر میں تشریعی حیثیت کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے یہاں رسول کی اطاعت بھی صرف تشریعی حیثیت سے واجب ہوگی نہ کسی اور حیثیت سے۔

اطاعت رسول کے مستقل ہونے کا مطلب | یہ ہے کہ آپ کا ہر حکم ماننا چاہئے خواہ اس کی اصل ہمیں قرآن میں معلوم ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعض سنتوں کی اصل قرآن میں موجود نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ رسول کی اطاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا مکلف ہی نہیں بنایا کہ اس کی اصل کتاب اللہ میں تلاش کی جائے اور اولوالامر کی اطاعت اسطرح واجب نہیں ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ماتحت ہے اس لئے جب تک وہ احکام خدا اور رسول کی مرضی کے مطابق حکم دیں۔ ان کی اطاعت کی جائے گی اور جب ان کا خلاف کریں واجب الاطاعت نہ رہیں گے۔ صحیح حدیث میں ہے: لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے۔ انما الطاعۃ فی المعروف، اطاعت صرف نیکی میں کرنی چاہئے۔

اس بیان سے اطاعت رسول کے مستقل اور اولوالامر کی اطاعت کے غیر مستقل ہونے کا مفہوم واضح ہوگیا۔ اگر رسول کی اطاعت صرف ان احکام تک ہی محدود رہے جو قرآن کریم میں بھی صاف صاف موجود ہیں تو پھر واطیعوا الرسول۔ کی آیت کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہتا۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی) کی آیت یہ چاہتی ہے کہ خدا کے نزدیک رسول کی اطاعت بھی ایک مستقل اطاعت ہے۔

منکرین حدیث کو مغالطہ | یہاں منکرین حدیث کو بڑا مغالطہ یہ ہو گیا ہے کہ وہ دو اطاعتوں کی وجہ سے یہ سمجھ گئے ہیں کہ مطاع بھی دو بن گئے۔ اس لئے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ دو اطاعتوں کے واجب ہونے کی وجہ سے مطاع دو نہیں ہو جاتے۔ دراصل مطاع دونوں جگہ خدا ہی کی ذات رہتی ہے۔ رسول کی اطاعت میں یہ سمجھنا کہ مطاع خدا کی ذات پاک نہیں ہوتی۔ بڑی غلط فہمی اور قرآن کریم سے ناواقفی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا ہی کی اطاعت کی۔ گویا رسول کی اطاعت کی صورت میں بھی مطاع خدا ہی کی ذات رہتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ پس اطاعت کے تعدد سے مطاع میں تعدد نہ سمجھنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول کا بیان اس لحاظ سے کہ اس تفصیل سے قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوتا۔ ایک مستقل حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس اعتبار سے یہاں مطاع بظاہر رسول کی ذات معلوم ہوتی ہے۔ اور اگر یہ لحاظ کیا جائے کہ یہ تمام تفصیل بعینہٖ قرآن کے اجمال کی مراد ہوتی ہے تو اس کی حیثیت کوئی مستقل حیثیت نہیں رہتی اور یہاں بھی اصل مطاع خدا ہی کی ذات ہو جاتی ہے۔ اس لئے احادیث رسول پر عمل کرنے والا بلحاظ بیان تو رسول کا مطیع کہلاتا ہے۔ اور بلحاظ مراد خدا ہی کا مطیع ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ قرآن پر عمل کرنے والا خدا کے الفاظ پر بھی عمل کرتا ہے اور حدیث پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کی مراد پر عمل کرتا ہے۔ اس بنا پر اطاعتیں اگرچہ دو نظر آتی ہیں۔ مگر مطاع درحقیقت ایک ہی رہتا ہے۔

پیچیدہ مسئلہ کا حل

درحقیقت یہ مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ تھا کہ ایک طرف اسلام کی نازک توحید خدا ہی کی اطاعت اور اسی کی محبت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے رسولؐ کی محبت و اطاعت کا بھی حکم دیتی ہے۔ قرآن کریم نے بتایا کہ نسبت رسالت کے بعد رسولؐ کی ہستی درمیان میں صرف واسطہ ہوتی ہے۔ پھر اس کی اطاعت و محبت خدا ہی کی محبت و اطاعت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ یعنی اصل حکم برداری تو خدا ہی کی جاتی ہے۔ ظاہری سطح میں رسول کی اطاعت گو اس کے خلاف نظر آئے۔ مگر حقیقت میں وہ خدا ہی کی حکم برداری ہوتی ہے۔ بلکہ رسول کی اطاعت و محبت کے بغیر خدا کی محبت و اطاعت کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔

امام کی اطاعت کو بعینہٖ خدا اور رسول کی اطاعت نہیں کہا جا سکتا۔۔۔!

رسول کی اطاعت چونکہ خدا تعالیٰ کے بیان اور اس کی ارادۃ۔ اس کی وحی کے بعد ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو بعینہٖ خدا کی اطاعت کہا گیا ہے، امام پر نہ وحی آتی ہے، نہ خدا کی طرف سے اس کی صواب رسی کی کوئی ضمانت دی گئی، وہ جو حکم دیتا ہے اپنے صوابدید، اپنی فہم، اپنے علم کے مطابق دیتا ہے۔ اس لئے امام کی اطاعت کو بعینہٖ خدا اور رسول کی اطاعت کہنا بھی غلط ہے۔ اور اس لئے منکرین حدیث کا یہ کہنا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سے قرآن میں امام وقت کی اطاعت مراد لی گئی ہے۔ سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی تحریف ہے۔

اس کے علاوہ امام سے ہر امام مراد ہو تو فاسق امام کی اطاعت کو بھی اللہ و رسول کی اطاعت کہا جا سکے گا۔ اور اگر خاص صالح امام مراد لیا جائے۔ تو خلفاء راشدین کے بعد تیرہ سو سال میں خدا و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول کی اطاعت کا مصداق ہی سرے سے ناپید ہو گا۔ پھر جس دور میں مسلمانوں کا کوئی امام ہی نہ رہے اس میں لازم آئے گا کہ خدا اور رسول کی اطاعت کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے اور اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول کا نظام معطل پڑا رہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی بیشمار آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت اور نجات کا راستہ صرف اطاعت خدا اور رسول میں منحصر ہے۔ اب اگر اس اطاعت سے مراد امام کی اطاعت ہو تو یقیناً تیرہ سو سال میں اماموں کی بڑی تعداد ایسی ہی ہے۔ جن کی اطاعت کو اللّٰہ اور رسول کی اطاعت نہیں کہا جا سکتا۔ منکرین حدیث کے مطابق لازم آتا ہے کہ اس عام دور میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات و ہدایت مسدود ہو اور مسلمانوں کے پاس اپنے باہمی نزاعات رفع کرنے کی کوئی صورت ہی موجود نہ ہو گویا دین اسلام ایک ایسا آئین ہو جس پر عمل کرنا دنیا کی طاقت سے باہر ہو۔ ■■

اہم کتابیں

بذل المجہود مکمل عربی رسم الخط میں عکسی طبع ہو رہی ہے۔ جلد اول مارکیٹ میں آگئی ہے جلد ثانی عنقریب آنے والی ہے۔ نمونہ مفت طلب کریں۔ جلد اول قسم خاص ۴۰/- روپیہ قسم اعلیٰ ۳۵/- روپے۔ اس کے علاوہ کوثر النبیؐ از مولانا عبدالعزیز پرہاروی، قیمت ۷/- روپے۔ صرف گھوڑی ۳/۵۰ روپیہ۔ فہرست مفت طلب کریں۔

مکتبہ قاسمیہ چوک فوارہ ملتان

رسالہ تاریخ علم قرأت مع تذکرہ آئمہ قرأت۔ مرتبہ: ابو عبدالقادر محمد طاہر رحیمی۔ قیمت ۲/ روپیہ
اس مختصر رسالہ میں قرأت کی حقیقت، اہمیت، تاریخ، اس کا حکم و ماخذ، حدیث سے اختلاف قرأت کا ثبوت، سبعہ احرف کے معنی، قرأت کے فوائد، چند شبہات اور ان کے جوابات، قراء عشرہ اور ان کے راویوں کے نہایت جامع و مستند حالات مع ضبط نام، کنیت، نسب، عرف، لقب، سکونت، ولادت وفات، و حلیہ مبارکہ و اندراج سندات ان تمام امور پر نہایت جامع کلام کیا گیا ہے۔
ملنے کے پتے: ۱۔ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۲۔ مسجد سراجاں حسین آگاہی۔ ملتان

بی۔سی۔ٹی مارکہ ۔۔۔۔ پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور ۔۔۔۔ فون نمبر 65309

© rasailojaraid.com